JAMIAT
JAMIAT ULAMA-I-HIND

خبرنامہ

دسمبر 2024
شمارہ نمبر:۱ | ایشو نمبر:۴
www.jamiat.org.in

سُرخیاں

مساجد ومقابر اور اوقاف کے تحفظ کیلئے ہر طرح کی جدوجہد جاری رکھنے کا عزم

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اہم فیصلہ

مسلم عبادت گاہوں کیخلاف جاری شرانگیزی کی سرکاری سرپرستی ملک کو سخت نقصان پہنچارہی ہے

سابق وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی وفات پر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے خراج عقیدت

تحریک شیخ الہند اور ریشمی رومال

جمعیۃ علماء ہند کا قیام

سپریم کورٹ نے عبادت گاہوں کیخلاف نئے مقدمات درج کرنے پر روک لگائی

مساجد و مقابر اور اوقاف کے تحفظ کیلئے ہر طرح کی جدوجہد جاری رکھنے کا عزم

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اہم فیصلہ، جدید ممبر سازی کا اعلان

نئی دہلی، ۲۷ دسمبر ۲۰۲۴:

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس مولانا محمود اسعد مدنی، صدر جمعیۃ علماء ہند کے زیر صدارت بمقام مدنی ہال، آئی ٹی او، نئی دہلی منعقد ہوا، جس میں ملک کی موجودہ فرقہ وارانہ صورت حال، سنبھل سمیت ملک کے مختلف علاقوں میں مساجد و درگاہوں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں، عبادت گاہ ایکٹ اور وقف ترمیمی بل جیسے سلگتے ہوئے مسائل پر تفصیل سے تبادلۂ خیال ہوا اور اہم فیصلے کئے گئے۔ ساتھ ہی نئے ٹرم کے لیے جمعیۃ علماء ہند کی جدید ممبر سازی کا بھی اعلان ہوا۔ اجلاس میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مفتی ابوالقاسم نعمانی سمیت ملک بھر سے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے ارکان و مدعوئین خصوصی شریک ہوئے اور ملک میں الگ الگ علاقوں میں ہو رہے واقعات و مسائل پر روشنی ڈالی اور اپنی رپورٹیں پیش کیں۔

اس موقع پر اپنے صدارتی کلمات میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ ملک کی موجودہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے۔ نفرت کے بڑھتے ہوئے ماحول نے نہ صرف امن و امان کے لیے خطرہ پیدا کیا ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کو بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔ مزید برآں میڈیا کی جانب سے الزام تراشی نے آگ میں گھی کا کام کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ان چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں منظم طریقے سے کام کرنا ہوگا تاکہ نہ صرف ان خطرات کا سامنا کیا جا سکے بلکہ اپنے بنیادی آئینی حقوق کی بھی مؤثر حفاظت کی جا سکے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہمارا موقف ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ فرقہ پرستی کا جواب فرقہ پرستی سے نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم معاشرے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا معقول اور مدلل جواب دینا بھی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ اپنے کردار اور عمل کے ذریعے نہ صرف اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرے بلکہ برادران وطن کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرے۔

> **مسلمان اپنے کردار و عمل کے ذریعے اپنی صفوں میں اتحاد اور برادران وطن کیساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کی کوشش کریں**
>
> **-صدر جمعیۃ علماء ہند**

مجلس عاملہ نے ایک اہم فیصلے میں جمعیۃ علماء ہند کے نئے ٹرم 2024-27 کی ممبر سازی اور انتخابات کا بھی اعلان کیا۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ سرکلر جاری ہونے کی تاریخ سے لے کر یکم اپریل ۲۰۲۵ء تک ممبر سازی ہوگی۔ یکم اپریل تا ۳۱ مئی ۲۰۲۵ء مقامی و ضلعی یونٹوں کا انتخاب ہوگا اور یکم جون تا ۳۰/ جون ۲۰۲۵ء صوبائی یونٹوں کے انتخابات ہوں گے۔ اس عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی نے کہا کہ جمعیۃ ایک دستوری اور جمہوری جماعت ہے۔ تین سالہ ٹرم مکمل ہونے پر نئے ٹرم کے انتخاب سے قبل پورے ملک میں ممبر سازی کی جاتی ہے اور پھر مقامی یونٹ سے لے کر صوبائی یونٹوں کا انتخاب ہوتا ہے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند نے خاص طور پر اس امر پر زور دیا کہ حقیقی ممبر سازی ہونی چاہیے، تعداد بڑھانے کے لیے کسی بھی طرح کی مبالغہ آرائی یا غلط بیانی قابل قبول نہیں ہوگی، نیز انتخابات میں جمہوری تقاضوں کا پورا لحاظ برتا جانا چاہیے، مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کا ٹرم مکمل ہو چکا ہے، گزشتہ ٹرم میں ہماری 6800 مقامی یونٹیں تھیں، اس بار پورے ملک میں زیادہ سے زیادہ یونٹ بنانے کا عزم ہے۔ اجلاس مجلس عاملہ نے جمعیۃ علماء ہند کی فعالیت اور دائرہ کار میں ترقی کے لیے ایکٹو ممبر کی تعداد بڑھانے پر بھی زور دیا۔

اجلاس مجلس عاملہ نے مختلف احوال کے جائزے کے بعد سنبھل میں پیش آمدہ افسوسناک واقعہ اور ملک کے مختلف علاقوں میں مساجد و درگاہوں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں، عبادت گاہ ایکٹ اور وقف ترمیمی بل پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سلسلے میں حکومت کو عدالت میں جلد از جلد مستحکم موقف اختیار کرنا چاہیے تاکہ ملک میں سنبھل جیسا واقعہ دوبارہ رونما نہ ہو۔ جمعیۃ علماء ہند ملک میں امن و امان کے تحفظ کے نظریے سے اس مسئلے کو دیکھتی ہے، اس لیے عدالت میں بھی اس مسئلے کا پوری قوت سے دفاع کرے گی۔ مجلس عاملہ نے وقف ترمیمی بل پر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے کی گئی جہد و جہد کا جائزہ لیا اور اطمینان کا اظہار کیا، نیز سبھی ریاستی یونٹوں کو ہدایت دی کہ اوقاف بالخصوص مساجد کے تحفظ کے لیے جدوجہد تیز کریں۔

مجلس عاملہ نے اپنے فیصلے میں یہ طے کیا کہ ماہ فروری ۲۰۲۵ء میں متحدہ قومیت کے عنوان سے ایک اجلاس منعقد کیا جائے تاکہ اس حقیقت کو اجاگر کیا جا سکے کہ وطنی اور ملکی اشتراک میں مسلمان برادران وطن سے کئی معنوں میں آگے ہیں اور اسی نظریے کی بنیاد پر مسلمانوں کی اکثریت نے اس ملک میں بسنے کو ترجیح دی اور وطن عزیز کی عظمت و توقیر کے لیے بیش بہا خدمات انجام دیں اور لگاتار دے رہے ہیں۔ مجلس عاملہ نے تعلیم کے سلسلے میں صدر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے پیش کردہ کئی اہم تجاویز پر غور کیا، جس میں اسلامی ماحول میں معیاری انگلش میڈیم اسکول، دینی مدرسوں میں کوچنگ سینٹر کا قیام، مسلمانوں کے زیر انتظام اسکولوں میں دینی مضامین کی شمولیت، ہندی اور مقامی زبانوں میں اسلامی علوم اور ہاسٹلز کے قیام شامل ہیں اور مجلس عاملہ نے اس بات کو منظوری دی کہ لڑکیوں کی تعلیم کے لیے کیا کیا انتظامات کیے جائیں، اس پر ماہرین تعلیم کا ایک ورکشاپ منعقد کیا جائے۔

اجلاس میں کئی اہم شخصیات بالخصوص صدر جمعیۃ علماء یوپی حضرت مولانا عبدالرب اعظمیؒ، حضرت مولانا علامہ قمر الدین گورکھپوریؒ استاذ دارالعلوم دیوبند اور اہلیہ محترمہ حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی کے وصال پر دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔ اجلاس دیر شب مولانا مفتی محمد راشد اعظمی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی دعاء پر ختم ہوا۔ ابتداء میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے سابقہ کارروائی کی خواندگی کی، مجلس کا آغاز مولانا شمس الدین بجلی کی تلاوت سے ہوا۔

اجلاس میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی اور ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی کے علاوہ مفتی ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا مفتی احمد دیولہ نائب صدر جمعیۃ علماء ہند، مولانا رحمت اللہ میر کشمیری، نائب امیر الہند مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری، مولانا حافظ ندیم صدیقی مہاراشٹر، مفتی افتخار احمد قاسمی، مولانا شمس الدین بجلی، مولانا مفتی محمد راشد اعظمی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا عبداللہ معروفی دارالعلوم دیوبند، حاجی محمد ہارون مدھیہ پردیش، مولانا مفتی رفیق احمد مظاہری گجرات، مولانا محمد عاقل گڑھی دولت، مفتی محمد جاوید اقبال کشن گنج، مولانا نیاز احمد فاروقی ایڈوکیٹ، مولانا کلیم اللہ خان قاسمی، مولانا محمد ابراہیم کیرالہ، مولانا عبدالقدوس پالن پوری، حافظ پیر خلیق احمد صابر حیدرآباد، حافظ عبید اللہ بنارس، مولانا یحییٰ کریمی میوات، مولانا عبدالقادر آسام، مولانا حبیب الرحمن الہ آباد، حاجی حسن احمد چنئی شریک ہوئے۔

مسلم عبادتگاہوں کیخلاف جاری شرانگیزی کی سرکاری سرپرستی ملک کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے

نئی دہلی، ۲ دسمبر ۲۰۲۴:

خواجۂ خواجگان سلطان الہند حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ کی درگاہ پر مندر کے دعویٰ کو صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے ہندستان کے قلب پر حملے سے تعبیر کیا ہے۔ مولانا مدنی نے حکومت سے ملک بھر میں مساجد کے سلسلے میں جاری شرانگیزی پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے، انھوں نے اس سلسلے میں اتر کاشی (اتراکھنڈ) کی جامع مسجد کے خلاف مہم اور مقامی انتظامیہ کی طرف سے فرقہ پرستوں کو پنچایت کی اجازت دیے جانے پر سخت تنقید کی ہے اور کہا کہ ایسے لوگوں کو ہر جگہ حکومتوں کی سرپرستی حاصل ہے، جس کے نتائج ملک میں انارکی اور نفرت کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے عناصر کی سرپرستی سے باز آئیں، ورنہ تاریخ ان کی اس روش کو معاف نہیں کرے گی۔

> صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی نے درگاہ اجمیر شریف پر مندر کے دعویٰ کو ہندستان کے قلب پر حملہ سے تعبیر کیا

مولانا مدنی نے کہا کہ جہاں تک اجمیر شریف کی درگاہ کا معاملہ ہے تو اس سلسلے میں کیا جانے والا یہ دعویٰ مضحکہ خیز اور لائق ملامت ہے، ایسے دعویٰ کو عدالت سے فوراً خارج کر دیا جانا چاہیے تھا۔ مولانا مدنی نے خواجہ صاحبؒ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ فقیر بے نوا تھے، جنھوں نے کسی اقلیم پر حکومت نہیں کی بلکہ انھوں نے دلوں پر حکومت کی، اسی وجہ سے آپ 'سلطان الہند' کہلائے۔ ایک ہزار سال سے آپ اس ملک کی پہچان ہیں اور آپ کی شخصیت امن کے پیغامبر کے طور پر معروف ہے۔ غریبوں کی بندہ پروری کی وجہ سے عوام نے آپ کو غریب نواز کا بھی لقب دیا۔ خواجہ غریب نوازؒ کی زندگی کا سب سے اہم پہلو خلق خدا سے محبت ہے۔ انسانی اخوت، مساوات اور غریب نوازی کی ہمہ گیر روایات جو انھوں نے قائم کیں، وہ بلالحاظ مذہب وملت تمام ہندستانیوں کا یکساں ورثہ ہے۔ ان کے یہاں انسانی خدمت میں مسلموں اور غیر مسلموں میں کوئی تفریق نہ تھی۔ ان کے دروازے جس طرح مسلمانوں پر کھلے ہوئے تھے، اسی طرح دوسرے مذاہب والوں پر بھی کھلے رہے اور کسی امتیاز کے بغیر اپنی محبت سے دلوں میں گرمی اور دماغوں میں تازگی بخشتے رہے۔ ہندستان کے عظیم مفکر مسٹر سی راجگو پال اچاریہ (اولین ہندستانی گورنر جنرل) نے درگاہ کی زیارت کے موقع پر کہا تھا کہ انھوں نے عظیم کردار، محبت کی نگاہ اور شفقت کی زبان میں اس طرح سے لوگوں سے بات کی کہ لوگوں کے دل بدل دیے، مہاتما گاندھی نے ۱۹۲۲ء میں اجمیر شریف کے دورے کے وقت کہا تھا کہ خواجہ صاحب کی زندگی انسانوں سے محبت کی روشن زندگی ہے، سچائی پھیلانے کا ان کا اپنا ایک مشن تھا، لیکن ان کا سارا جیون اہنسا کا اپدیش دیتا ہے۔

حضرت مولانا عبدالرب اعظمی کے سانحۂ ارتحال پر اظہار تعزیت

نئی دہلی، ۷ دسمبر ۲۰۲۴: حضرت مولانا عبدالرب اعظمی صدر جمعیۃ علماء یوپی و ناظم مدرسہ انوار العلوم جہانا گنج طویل علالت کے بعد آج مالک حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر ستر سال تھی۔ تاریخ پیدائش 11 اکتوبر 1954 ہے۔ دارالعلوم دیوبند سے آپ کی فراغت 1972 بمطابق 1392 ہجری میں ہوئی۔ چالیس برسوں تک مدرسہ انوار العلوم کے ناظم رہے۔ بہت ہی متحرک وفعال شخصیت تھی۔

ان کی وفات حسرت آیات پر صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی اور ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی نے گہرے رنج وملال کا اظہار کیا ہے۔ مولانا موصوف نیک نفس وشریف الطبع بزرگ اور عالم باعمل تھے۔ مولانا مرحوم بزرگانہ شفقت، خداپرستی اور خداترسی کی مثال اور اپنے اکابر ومشائخ کی پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ جمعیۃ علماء ہند اور اس کی تحریکات سے آپ کا واسطہ اور رابطہ گوشت اور پوست جیسا تھا۔ ہر وقت آپ کی خدمات جمعیۃ علماء ہند کے لیے حاضر تھیں۔ حضرت مولانا متین الحق اسامہ کانپوریؒ کے وصال کے بعد آپ کو 4 ستمبر 2021 کو جمعیۃ علماء اترپردیش کا صدر منتخب کیا گیا۔ قبل ازیں جمعیۃ علماء یوپی کے مختلف عہدوں پر رہ کر قابل قدر خدمات انجام دیں۔ اس کے علاوہ مشرقی یوپی میں مدرسہ انوار العلوم کے ذریعہ نصف صدی تک ہزاروں تشنگان علوم کو بلاواسطہ فیض پہنچایا، آپ نے ایک کریم النفس اور مشفق استاذ کی حیثیت سے اہل علم کی ایک کھیپ تیار کی ہے، جو ان کے لیے صدقۂ جاریہ ہے (ان شاء اللہ)۔ ان کی وفات اترپردیش کے لیے بالخصوص نقصان عظیم ہے۔

اس موقع پر مولانا علیہ الرحمہ کے متعلقین، پسماندگان واحباب بالخصوص صاحبزادگان کے ساتھ ان کے اندوہ مفارقت میں مساوی شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ باری عزاسمہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے سبھی احباب ومتعلقین اور ارباب مدارس سے گزارش ہے کہ مولانا مرحوم کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کریں۔

صدر جمعیۃ علماء ہند نے اعظم گڑھ جا کر اہل خانہ سے تعزیت کی

مبارکپور، اعظم گڑھ (رحمت اللہ مصباحی) 17 دسمبر 2024: مولانا عبدالرب اعظمی ہماری صوبائی جمعیۃ کے باوقار صدر تھے، ملک کے موجودہ حالات میں اخلاص وللّٰہیت، خاموشی اور یکسوئی کے ساتھ ملک وملت کی خدمت میں جہد مسلسل کرنے والے چند لوگوں میں سے ایک تھے، وہ ہمارا قیمتی سرمایہ تھے، بڑے عہدے پر پہنچ کر بھی ان کی ذات میں تواضع، انکساری، عاجزی، فروتنی اور خدمت خلق کا ایسا جذبہ وحوصلہ تھا کہ ہر ایک جذبہ ان سے براہ راست اپنی بات کہہ لیتا، وہ بڑے متحرک وفعال اور اپنی دھن کے پکے تھے، جب کسی چیز کا ارادہ کرتے تو پھر اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے، ان کے اندر جوانوں کی سی ہمت تھی، ان کے جذبۂ عمل اور قوت فیصلہ پر ہمیں بڑا اعتماد تھا، یہ ان کی ایسی خوبیاں ہیں جو ہمیں بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

مذکورہ خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء ہند کے قومی صدر مولانا سید محمود اسعد مدنی نے مولانا عبدالرب اعظمی کی قبر پر فاتحہ خوانی اور تعزیت کے بعد جامعہ عربیہ انوار العلوم جہانا گنج اعظم گڑھ میں منعقد تعزیتی اجلاس میں کیا۔ انھوں نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ ملک مستقبل ہیں، اس ملک کا اثاثہ ہیں، ملت کا سرمایہ ہیں، آپ کئے لیے بہت ضروری ہے کہ اپنی فکری توانائی اور جسمانی صحت کی قدر کریں، وقت جیسی قیمتی انمول چیز کے ضیاع سے بچیں، اپنے آپ کو خدمت خلق اور لوگوں کی فلاح وبہبود کیے لیے تیار رکھیں، ہمارے علماء اپنے آپ کو منبر ومحراب تک محدود نہ رکھیں، ان کی ذمہ داریاں بڑی وسیع ہیں، ان سے امت کی بہت توقعات وابستہ ہیں، خوبی کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انھوں نے جملہ پسماندگان کی تعزیت کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ ہم سب کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ تعزیتی اجلاس کی صدارت جمعیۃ علماء مشرقی زون اترپردیش کے صدر مولانا حافظ عبدالحی مفتاحی ناظم اعلی مدرسہ عربیہ منبع اعلام خیرآباد اور نظامت مفتی عزیز القدر نے کی۔ انھوں نے اپنے بیان میں کہا کہ مرحوم سے میرا بہت ہی قریبی خاندانی تعلق تھا۔ نصف صدی سے زیادہ عرصے تک ہم دونوں ساتھ کام کرتے رہے، وہ بڑے سرگرم وفعال تھے جمعیۃ علماء کے مشن کو زمینی سطح پر اتارنے میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، وہ ایک کامیاب منتظم، لائق وفائق مدرس اور بہترین مقرر وخطیب ہونے کے ساتھ نہایت متواضع، خلیق اور ملنسار تھے۔

اس موقع پر سید حسین لکھنویڈ، مولانا محمد حاطب، مولانا کلیم اللہ منور، حافظ عبید اللہ بنارسی، مولانا رضوان، حافظ وقاری ابوالعاص مفتی محمد صادق، مولانا مرغوب الحق وغیرہ موجود تھے۔

(بصد شکریہ روزنامہ انقلاب)

جج شیکھر کمار یادو کے بیان سے عدلیہ کا وقار مجروح ہوا ہے

مولانا محمود اسعد مدنی

نئی دہلی، ۱۱ دسمبر ۲۰۲۴:

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے الٰہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس شیکھر یادو کے حالیہ متنازعہ بیان پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے اپنے عہدے کی معتبریت کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ جن عدالتوں سے امید ہے کہ وہ عدل وانصاف کے ذریعہ سبھی طبقوں کو جوڑنے کا کام کریں گی، ان کا ایک مضبوط نمائندہ ملک کو توڑنے والی طاقتوں کا ہم پیالہ وہم نِوالہ بن رہا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ انھیں آئین کا نمائند ہونا چاہیے جب کہ وہ آئین کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

واضح ہو کہ جسٹس شیکھر یادو نے وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے ایک پروگرام میں کہا کہ ملک اکثریت کی خواہشات کے مطابق چلے گا۔ انھوں نے مسلمانوں کے عائلی مسائل پر بلاوجہ تنقید کی اور ایک مخصوص کمیونٹی کا حوالہ دیتے ہوئے سوال اٹھایا کہ جب بچوں کے سامنے بچپن سے ہی جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے تو وہ کیسے مہربان اور روادار بن سکتے ہیں؟ انھوں نے مسلمانوں کے ایک طبقے کو 'کٹھ ملا' بتاتے ہوئے کہا کہ ان کا وجود دیش کے لیے نقصان دہ ہے۔ حالاں کہ جسٹس یادو جس کمیونٹی کے ذمہ داروں سے خطاب کر رہے تھے، اس کے بارے میں بولنے کے بجائے وہ دوسری کمیونٹی پر طعن وتشنیع کے تیر ونشتر چلا رہے تھے۔

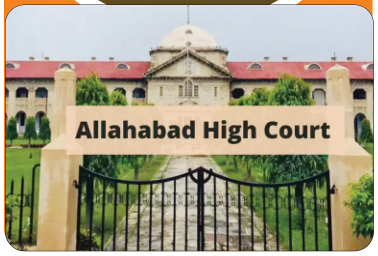

مولانا مدنی نے کہا کہ عدلیہ کا ایک رکن ہونے کے ناتے جسٹس یادو کو اس بات کا مکمل احساس ہونا چاہیے کہ ان کا ایسا بیان فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کر سکتا ہے۔ نیز اس سے نہ صرف عدلیہ کا وقار مجروح ہوتا ہے بلکہ عدلیہ کے تئیں لوگوں کا اعتماد بھی متزلزل ہوتا ہے۔ عدلیہ ایک غیر جانبدار ادارہ ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ آئین کی بالادستی اور تمام شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرے۔ ملک میں بہت سارے قابل اور ایماندار جج ہیں، جن کے فیصلوں سے دیش کا وقار بلند ہوتا ہے اور ملک کے شہریوں کو انصاف ملتا ہے، لیکن جسٹس یادو نے اپنے بیان سے اس پیشے کی وقعت اور اس سے وابستہ لوگوں کی نیک نامی پر پانی پھیر دیا ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ ہم جسٹس یادو کے اس رویے کی فوری اور سنجیدہ تحقیق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے تاکہ عدلیہ کی معتبریت کا تحفظ کیا جا سکے۔ ہم ملک کے ممبران پارلیمنٹ اور چیف جسٹس آف انڈیا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس معاملے کی مکمل تحقیقات کرائیں اور ان کے خلاف ہر ممکن کارروائی کی جائے۔ اس موقع پر مولانا مدنی نے حق وانصاف کی آواز بلند کرنے والے سابق جج صاحبان اور وکلاء حضرات کی تحسین کی اور کہا کہ متحدہ قوت کے ذریعہ ہی فرقہ پرستی کی لعنت سے ملک کو آزاد کرایا جا سکتا ہے۔

سپریم کورٹ نے عبادت گاہوں کے خلاف نئے مقدمات درج کرنے پر روک لگائی

نئی دہلی، 12 دسمبر ۲۰۲۴:

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی ودیگر کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے آج سپریم کورٹ نے ملک کی سبھی عدالتوں کو ہدایت جاری کی ہے کہ جب تک سپریم کورٹ کا اگلا حکم نہ آجائے، ملک میں کسی بھی عبادت گاہ (مسجد، مندر اور درگاہ) کے خلاف کوئی نیا مقدمہ درج نہیں کیا جائے گا۔ عدالت نے مزید کہا کہ زیر التوا مقدمات (جیسے گیان واپی مسجد، متھرا شاہی عیدگاہ، سنبھل جامع مسجد وغیرہ) میں کوئی بھی عدالت سروے کا حکم جاری نہیں کرے گی اور نہ ہی ایسا عبوری فیصلہ سنائے گی جس سے عبادت گاہ کی نوعیت متاثر ہو۔ سپریم کورٹ کی ہدایت سے ان لوگوں کو شدید جھٹکا لگا ہے، جو ہر مسجد کے پیچھے مندر تلاش کر رہے تھے۔

چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشوناتھن پر مشتمل ایک خصوصی بنچ نے یہ حکم عبادت گاہوں کے تحفظ سے متعلق پلیسز آف ورشپ (خصوصی دفعات) ایکٹ 1991 کو چیلنج کرنے والی متعدد عرضیوں کی سماعت کے دوران دیا۔ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے عدالت میں ایڈوکیٹ دشینت داوے اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ منصور علی خاں اور ایڈوکیٹ نیاز احمد فاروقی موجود تھے۔ جمعیۃ کے وکیل دشینت داوے نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ سبھی جاری مقدمات کو کالعدم کیا جائے، بنچ کو مطلع کیا گیا کہ اس وقت ملک میں 10 مساجد/ درگاہوں کے خلاف 18 مقدمات زیر التوا ہیں، تاہم عدالت نے پہلے سے زیر التوا مقدمات کی سماعت کو معطل کرنے سے انکار کر دیا۔

عدالت نے مرکز (یونین حکومت) کو ہدایت دی کہ وہ عبادت گاہوں کے تحفظ سے متعلق ایکٹ پر دائر عرضیوں کے خلاف چار ہفتے کے اندر اپنا جواب داخل کرے۔ عدالت نے یہ بھی حکم دیا کہ مرکز کے جوابی حلف نامے (counter affidavit) کی کاپی کسی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی جائے تاکہ کوئی بھی شخص اسے ڈاؤن لوڈ کر سکے۔

یہ سماعت 1991 کے پلیسز آف ورشپ ایکٹ کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی کئی عرضیوں کے تناظر میں ہوئی۔ اس قانون کا مقصد 15 اگست 1947 کو عبادت گاہوں کی جو حیثیت تھی، اس کو برقرار رکھنا اور اس میں تبدیلی سے روکنا ہے۔

اس معاملے کی اصلی درخواست اشونی کمار اپادھیائے بنام یونین آف انڈیا کے عنوان سے 2020 میں دائر کی گئی تھی، جس میں سپریم کورٹ نے مارچ 2021 میں مرکز کو نوٹس جاری کیا تھا۔ بعد میں اس قانون کو چیلنج کرنے والی دیگر درخواستیں بھی دائر کی گئیں۔ آج کی سماعت میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے بھی ایک رٹ پٹیشن درج کی گئی، جس میں 1991 کے ایکٹ کے مکمل نفاذ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کئی سیاسی جماعتوں نے اس قانون کے تحفظ کے لیے مداخلتی درخواستیں دائر کی ہیں، جن میں سی پی آئی (ایم)، انڈین یونین مسلم لیگ، ڈی ایم کے، آر جے ڈی ایم پی منوج جھا اور این سی پی (شرد پوار) کے ایم پی جتیندر اوہاد شامل ہیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ یونین حکومت نے عدالت کی جانب سے دی گئی کئی توسیعات کے باوجود اب تک اپنا جواب داخل نہیں کیا ہے۔ یہ قانون اس وقت عوامی بحث کا موضوع بن گیا جب اتر پردیش کی سنبھل جامع مسجد کے سروے کے بعد پولس تشدد کے واقعات پیش آئے۔ اس کے بعد اس معاملے پر عوامی حلقوں میں شدید بحث ومباحثہ ہوا اور عدالت نے اس معاملے میں سخت ہدایات جاری کیں۔

آج عدالت کی کارروائی پر عرضی گزار صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ ہمارا مقصد اس ملک میں امن وامان کا تحفظ کرنا ہے، ہمیں ماضی میں جھانکنے سے زیادہ اس ملک کے مستقبل کی تعمیر اور اس تعمیر میں سبھی طبقوں کی یکساں نمائندگی پر توجہ مرکوز کرنا چاہیے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ مسجد میں مندر تلاش کرنے والے اس ملک کی یک جہتی اور اتحاد کے دشمن ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ فرقہ پرستی کی مخالفت کی ہے اور اس نے ان دروازوں کو بند کرنے کے لیے بھی ارباب اقتدار کو بارہا متوجہ کیا ہے جن راستوں پر فرقہ پرستی کا ناگ پھن مارے کھڑا ہے۔ یہ جمعیۃ علماء ہند کی ہی کوشش تھی کہ ۱۹۹۱ میں ایکٹ بنا اور ان شاء اللہ ہماری کوشش سے یہ ایکٹ نافذ العمل بھی ہوگا۔

سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی وفات پر

جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے خراج عقیدت

نئی دہلی، ۲۷ دسمبر ۲۰۲۴: صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک کا نقصان عظیم قرار دیا ہے۔

مولانا مدنی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ نے ایک ممتاز ماہر معاشیات، قابل سیاست داں اور فاضل رہنما کی حیثیت سے ملک کی ترقی اور استحکام میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی قیادت میں ملک میں نہ صرف اقتصادی اصلاحات کی بنیاد پڑی بلکہ امن وترقی اور سب کے لیے انصاف کی مضبوط روایت کو فروغ ملا۔

> وہ جمعیۃ علماء ہند کی قیادت بالخصوص فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ سے خاص تعلق رکھتے تھے، بحیثیت ممبر پارلیمنٹ حضرت فدائے ملت کے ساتھی بھی رہے۔ اس خاکسار کیساتھ بھی شفقت کا معاملہ کرتے تھے

مولانا مدنی نے کہا کہ انہوں نے اپنی غیر متنازعہ شخصیت، بردباری اور عوامی خدمت کے جذبے سے ایک مثال قائم کی، وہ سیاست میں شائستگی اور اصول پسندی کے ایک روشن نمونہ تھے، جن کی کمی ہمیشہ محسوس کی جائے گی، وہ جمعیۃ علماء ہند کی قیادت بالخصوص فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ سے خاص تعلق رکھتے تھے، بحیثیت ممبر پارلیمنٹ حضرت فدائے ملت کے ساتھی بھی رہے۔ اس خاکسار کے ساتھ بھی شفقت کا معاملہ کرتے تھے۔ جمعیۃ علماء ہند کے مطالبے پر انہوں نے سچر کمیٹی تشکیل دی اور سچر کمیٹی کے کچھ اہم مطالبات کو نافذ کرنے کی بھی کوشش کی۔ ان کے انتقال پر جمعیۃ علماء ہند ان کے اہل خانہ، تمام محبین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

مذہبی نفرت انگیز تقاریر، نفرتی جرائم اور اقلیتوں کے حقوق پر جمعیۃ علماء تلنگانہ کے مطالبات

حیدرآباد، ۱۹ دسمبر ۲۰۲۴:

جمعیۃ علماء تلنگانہ کا ایک روزہ اجلاس زیر صدارت مولانا حافظ پیر شبیر احمد، ریاستی دفتر زم زم مسجد، باغ عنبر پیٹ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد یونس علی خان کی تلاوتِ قرآن اور مولانا انصار شاکر کی نعت سے ہوا۔ اجلاس میں ناظم اعلیٰ حافظ پیر خلیق احمد صابر نے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مذہبی منافرت کو فروغ دینے والی اشتعال انگیزی اور نفرتی جرائم کے سدباب کے لیے سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق تلنگانہ اسمبلی میں قانون سازی کی جائے۔

اجلاس کے اہم مطالبات:

۱- سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق نفرتی تقاریر پر قدغن لگانے کے لیے قانون منظور کیا جائے۔
۲- 1991 کے قانون کے تحت مندروں، مساجد، گرجا گھروں اور گرودواروں کی حفاظت کے لیے بل منظور کیا جائے۔
۳- آبادی کے تناسب سے اقلیتوں کو سیاسی وسماجی نمائندگی دی جائے۔
۴- اوقاف کی جائیدادوں کے تحفظ کے لیے منشور کے وعدوں پر عمل درآمد کیا جائے

ریاستی جمعیۃ علماء کا اجلاس عام 26 اپریل 2025 کو حیدرآباد میں ہوگا، جس میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود اسعد مدنی سمیت دیگر معزز شخصیات شریک ہوں گی۔ تیاریوں کے لیے اضلاع میں پروگرام منعقد کیے جائیں گے اور ایک 20 رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اجلاس میں دینی مدارس کے چیلنجز، اصلاحِ معاشرہ، نئی ممبر سازی، اور جمعیۃ یوتھ کلب پر جامع پریزنٹیشنز پیش کی گئیں۔ اجلاس میں تلنگانہ کے مختلف اضلاع سے 120 سے زائد جمعیۃ علماء کے ذمہ داران نے شرکت کی۔

جمعیۃ علماء کیرلا کا ایک روزہ مشاورتی اجتماع

۳/ ۱۲/ ۲۰۲۴ کو جمعیۃ علماء کیرلا کا ایک روزہ مشاورتی اجتماع مدرسہ جامعہ کوثریہ کوچن میں منعقد ہوا۔ سبھی اضلاع سے ذمہ دار شریک ہوئے۔ مولانا محمد ابراہیم (صدر جمعیۃ علماء کیرلا) کی صدارت میں اجتماع کا انعقاد ہوا، قاری محمد سلمان فلاحی کی قرات سے جلسے کا آغاز ہوا، مولانا شاہر صاحب (ملا پورم) نے نعت شریف پیش کی۔ مولانا مجیب الرحمن انجمی (ناظم اعلی جمعیۃ علماء کیرلا) نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ مولانا محمد ابراہیم (صدر جمعیۃ علماء کیرلا) نے خطبہ صدارت پیش کیا۔ مولانا عبدالصمد (نائب صدر جمعیۃ علماء کیرلا) نے خاص خطاب فرمایا۔

مولانا ساجد فلاحی نے لیڈر شپ ٹریننگ دی۔ بعدہ بالترتیب جمعیۃ کے درج ذیل امور کے ذمہ داروں بالخصوص مولانا نوفل الکوثری، مولانا مفتی رجیب القاسمی، مولانا عبدالستار الکوثری، مولانا مفتی عبدالسلام، مولانا طلحہ سیٹھ، ایڈوکیٹ رفیق، مولانا سفیان نے جمعیۃ کے پروجیکٹس اور پروگراموں کے پرزینٹیشن پیش کیے۔ الحمدللہ شرکائے مجلس نے ممبر شپ کے لیے خاص عزائم بھی کئے۔ خداتعالی کے فضل وکرم سے پانچ بجے مولانا محمد ابراہیم کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔

دہلی فسادات 2020 دو مسلم نوجوان باعزت بری

نئی دہلی، ۲۱ دسمبر ۲۰۲۴: کڑکڑ ڈوما کورٹ دہلی کے ایڈیشنل سیشن جج نے آج ایک اہم فیصلے میں فیروز خان عرف پپو (ساکن پرانا مصطفی آباد) اور محمد انور (ساکن پرانا مصطفی آباد) کو دہلی فسادات 2020 کے مقدمے میں تمام الزامات سے بری کر دیا ہے۔ عدالت نے شواہد کی عدم موجودگی کی بنیاد پر یہ فیصلہ سنایا اور پولس افسران کی سخت سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ انھیں پختہ اور غیر پختہ شواہد کی سمجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے۔

یہ مقدمہ ایف آئی آر نمبر 130 / 2020 کے نام سے تھانہ دیال پور میں درج کیا گیا تھا۔ ملزمان پر دفعہ 148، 380، 427، 451 تعزیرات ہند، دفعہ 149 کے ساتھ؛ دفعہ 436 تعزیرات ہند، دفعہ 511 اور دفعہ 188 تعزیرات ہند کے تحت الزام تھا کہ 24 فروری 2020 کو شمال مشرقی دہلی کے علاقہ مہالکشمی انکلیو میں ایک ہجوم نے توڑ پھوڑ، لوٹ مار اور آگ زنی کی تھی، جس میں ان ملزمان کو ملوث قرار دیا گیا تھا۔ تاہم عدالت نے گواہوں کے بیانات میں تضادات، شناخت میں ابہام اور ناقابل اعتماد شواہد کی بنیاد پر فیصلہ دیا کہ الزامات ثابت نہیں ہو سکے۔ عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ اس معاملے میں اس بات کا بھی ثبوت نہیں پیش کیا جا سکا کہ مذکورہ گھر پر حملہ بھی کیا گیا تھا۔

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی سرپرستی میں تجربہ کار وکلاء کی ٹیم بالخصوص ایڈوکیٹ عبدالغفار نے قانونی امداد فراہم کی، جنہوں نے عدالت میں مضبوط دفاع کیا اور استغاثہ کے دعووں میں موجود خامیوں کو نمایاں کیا۔ اس موقع پر فیروز خاں عرف پپو کے والد منان خان نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی، ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی اور قانونی معاملات کے ذمہ دار مولانا نیاز احمد فاروقی کا شکریہ ادا کیا۔ واضح ہو کہ جمعیۃ علماء ہند کی کوشش سے ہنوز سو سے زائد افراد باعزت بری ہو چکے ہیں، جب کہ ۵۸۶ مقدمات میں پہلے مرحلے میں ضمانت حاصل کی گئی تھی۔

> صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے کامیاب پیروی پر وکیلوں کی ستائش کی، اہل خانہ نے جمعیۃ کا شکریہ ادا کیا

JAMIAT ULAMA-I-HIND

رپورٹ: صوبائی مشورہ جات

حسب قرار داد پانچواں دوروزہ صوبائی مشورہ مورخہ ۹/۱۰/ نومبر ۲۰۲۴ء بمقام دار العلوم گوہاٹی (آسام) اگلے چھ ماہ میں سبھی مثالی اضلاع میں تربیتی پروگرام منعقد کئے جائیں اور صوبائی جمعیتیں اپنے اضلاع کا ایک روزہ مشاورتی اجتماع مکمل کر لیں۔اسی ضمن میں گوہاٹی مشورہ کے بعد ایک آن لائن میٹنگ بھی بتاریخ ۱۶/ نومبر بروز سنیچر دوپہر 12 بجے منعقد ہوئی جس میں سبھی صوبوں نے اپنے یہاں ایک ماہ میں اضلاع کا مشورہ مکمل کرنے کا وعدہ کیا۔مرکز سے اس کے بموجب چوبیس گھنٹے کا نظام الاوقات بھی ارسال کر دیا گیا۔

نوٹ: چنانچہ اس کے بموجب جن صوبوں میں مشورے منعقد ہوئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

شمار	صوبہ	تاریخ	مقام	مہمان خصوصی	اضلاع	شرکاء	نوٹ
۱	اوسط یوپی	یکم دسمبر 2024	مدرسۃ الحرم، رحمن کھیڑا، ہردوئی روڈ دوبگا لکھنؤ	مولانا امین الحق عبداللہ اسامہ (کانپور)	17	100	
۲	کیرل	3دسمبر 2024	مدرسہ جامعہ کوثریہ ارناکلم کوچین	ڈاکٹر مفتی محمد ساجد فلاحی انٹرنیشنل موٹیویشنل ٹرینر	12	67	
۳	میوات	4دسمبر 2024	افضل العلوم مہو (میوات)	حضرت مولانا حکیم الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند	4	80	جمعیۃ یوتھ کلب کی سات روزہ ماسٹر ٹریننگ کے لیے بھی 20 نوجوان علماء نے اپنے نام پیش کیے
۴	تامل ناڈو	5دسمبر 2024	بڑی مسجد رحمت پالہ، ویلور	مفتی افتخار احمد قاسمی صدر جمعیۃ علماء کرناٹک	10	57	
۵	آندھرا پردیش	5دسمبر 2024	جامعہ نور الہدیٰ نیلور	حضرت مولانا حکیم الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند	13	70	
۶	انڈمان نکوبار	7/6دسمبر 2024	تحصیل ابرڈین بازار شہر شمالی انڈمان ضلع مایابندر	مولانا محمد عمر		30	
۷	اتراکھنڈ	8دسمبر 2024	دار العلوم رشیدیہ جوالا پور ہریدوار		4	41	
۸	کرناٹک	11دسمبر 2024	مودی مسجد شیواجی نگر بنگلور	مفتی افتخار احمد صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء کرناٹک	19	48	
۹	دہلی	12دسمبر 2024	ہال نمبر 241 شاستری پارک دہلی	حضرت مولانا حکیم الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند	11	44	
۱۰	آسام	17دسمبر 2024	مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم کھوٹاماری کوکراجھار (آسام)	حضرت مولانا حکیم الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند	20	95	
۱۱	بہار	18دسمبر 2024	جامعہ صفہ نیو عظیم آباد کالونی پٹنہ	مولانا محمد خالد گیاوی دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند	24	49	۱۶۹ مکاتب کی تشکیل ہوئی اور دو لاکھ ساٹھ ہزار ممبر سازی کی بھی تشکیل ہوئی
۱۲	تلنگانہ	19/دسمبر 2024	ریاستی دفتر فرسٹ فلور زمزم مسجد باغ عنبر پیٹ تلنگانہ	حافظ پیر شبیر احمد صاحب صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا پردیش	27	80	
۱۳	راجستھان	20/19دسمبر 2024	مدرسہ اسلامیہ لطیفیہ سردار شہر (چورو) راجستھان	مولانا محمد شعیب صاحب دینی تعلیمی بورڈ (جمعیۃ علماء ہند)	16	60	۱۵۲ مقامات پر درس قرآن، چھ سو دس مقامات پر اسکاوٹ ٹریننگ، بیس مقامات پر کیمپ اور دو سو انچاس مقامات پر منظم مکاتب کی تشکیل ہوئی
۱۴	مغربی یوپی	21دسمبر 2024	جامعہ بدر العلوم گڑھی دولت	حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم (صدر جمعیۃ علماء ہند)	18	45	
۱۵	تری پورہ	21دسمبر 2024	دار العلوم مدنی نگر سونا موڑا		7	35	طے پایا کہ جنوری ۲۰۲۵ سے ملت فنڈ شروع کیا جائے گا
۱۶	مدھیہ پردیش	22/21دسمبر 2024	برکت اللہ ہال ایجوکیشن کیمپس، بھوپال	حضرت مولانا حکیم الدین قاسمی (ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند)	12	90	ممبر سازی کے لیے صوبائی کمیٹی تشکیل دی گئی، سبھی ضلعوں سے ممبر سازی تعداد سے ساتھ عزم لیا گیا

۱۷	گوا	22دسمبر2024	فونکس ھال مڑگاؤں (گوا)		3	150	69مکاتب کا عزم کیا گیا
۱۸	اڈیشہ	25/26دسمبر2024	جامع مسجد بھونیشور یونٹ4				
۱۹	جھارکھنڈ	29دسمبر2024	مدرسہ حسینیہ حسین آباد کڈرورانچی				
۲۰	مشرقی یوپی	2جنوری2025	مدرسہ اشاعت العلوم کوٹلہ چیک پوسٹ اعظم گڑھ				
۲۱	گجرات	4/5جنوری 2025	حج ہاؤس نزد ریلوے اسٹیشن کالوپورا احمد آباد گجرات				
۲۲	ہریانہ، پنجاب، ہماچل	12جنوری2025	مدرسہ امدادیہ یمنانگر				
۲۳	منی پور	25دسمبر2024	پرسٹن انٹرنیشنل اسکول، امپھال		5	81	
۲۴	مغربی بنگال						
۲۵	میگھالیہ						

مجموعی طور پر درج ذیل عزائم ہوئے

۱-قیام مکاتب۔

۲-جدید ممبر سازی اور یونٹوں کا قیام، اس سلسلے میں مدھیہ پردیش میں کمیٹی تشکیل دی گئی۔

۳-جمعیۃ یوتھ کلب کے کیمپ کا قیام۔

۴-جیم (اسلاموفوبیا) کے لیے ضلعوں میں کمیٹی کا عمل میں آیا۔

۵-اگلے چھ ماہ میں مثالی اضلاع میں تربیتی پروگراموں کا وعدہ۔

۶-اصلاح معاشرہ، درس قرآن ودرس حدیث کا عزم۔

۷-اگلا صوبائی ششماہی تاریخوں کا اعلان۔

JAMIAT ULAMA-I-HIND 1919 | 1338
JAMIAT
JAMIAT ULAMA-I-HIND
خبرنامہ
میں اشتہار دینے کیلئے رابطہ کریں

دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر کے زیراہتمام آج سے ریاست گیر پیمانے پر دینی تعلیمی بیداری مہم کا آغاز

ممبئی، ۲جنوری ۲۰۲۴:

موجودہ دور میں اسلام کو مٹانے کے لئے طرح طرح کی اسکیمیں اور منصوبے بنائے جارہے ہیں، عصری تعلیم کے نام پر معصوم بچوں اور بچیوں کے دلوں پر غلط اثرات ڈالنے اور غیر اسلامی طریقہ اپنانے کی ترغیب دی جارہی ہے، باطل تحریکیں فتنہ قادیانیت، شکیلیت، عیسائیت گوہر شاہی غیر محسوس طریقے سے مسلم سماج میں گھس کر ارتداد کا شکار بنارہی ہیں۔ایسے ہی دینی تعلیم سے ناواقف مسلمان اوران کے بچے اور بچیاں ارتدادی فتنوں کا شکار ہورہی ہیں اس وقت ہمیں ان کے دین و ایمان کی بقاء اور تحفظ کے لئے فکر کرنے کی شدید ضرورت ہے۔اسی پس منظر میں آل انڈیا دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے فیصلے کے مطابق یکم رجب المرجب تا30 رجب المرجب 1446ھ مطابق 2 جنوری سے 31 جنوری 2025 تک ملک گیر پیمانے پر دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جائے گی۔ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اردو اخبارات کے لئے جاری اپنے ایک صحافتی بیان میں کیا۔مولانا محمد ندیم صدیقی صاحب نے دینی تعلیمی بورڈ کی خدمات اس کی سنہری تاریخ اور حضرت مولانا محمد میاں صاحبؒ کی قربانیوں پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ دور میں ہندوتوا سنگھٹوں کی سازشیں بھی انتہائی خطرناک ہیں ان سے امت اوران کے نونہالوں کو بچانا وقت کی اہم ضرورت ہے، اس وقت ہماری اور ہمارے نسلوں کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اسلام پر جئیں اور ایمان پر مریں۔

> ہمارے نسلوں کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اسلام پر جئیں اور ایمان پر مریں
>
> **مولانا ندیم صدیقی**

انہوں نے مزید کہا کہ اولاد کی تربیت واصلاح میں والدین کی کوتاہی: بچوں کی تعلیم وتربیت میں ماں باپ کا کردار سب سے اہم ہوتا ہے۔بلاشبہ والدین کی گود بچوں کی وہ پہلی درسگاہ ہوتی ہے جہاں سے شعور وآگہی اور تہذیب واخلاق کی کرن پھوٹتی ہے اوراس کی روشنی میں بچہ شاہ راہ حیات طے کرتے ہوئے منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔مگر صد حیف کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں والدین کی مصروفیت اور غفلت کے باعث بچے اسلامی اور معاشرتی تربیت سے محروم نظر آتے ہیں۔

ریاست مہاراشٹر میں دینی تعلیمی بورڈ کے صوبائی صدر مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب کی جانب سے تمام اضلاع وتعلقوں کے صدور ونظماء کے نام سرکولر جاری کرکے اپیل کی گئی ہے کہ جلد سے جلد ضلع وتعلقہ سطح پر اراکین کی ہنگامی میٹنگ لیں اور مہم میں کئے جانے والے کاموں کی ترتیب بنا کر صوبائی اور زون ذمہ داران کو رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مولانا صدیقی نے بتایا کہ تیس روزہ مہم شروع ہونے سے پہلے کم از کم حسب ذیل کاموں کا انجام دیں:

(۱) شہر کے سلم بستیوں، گاؤں اور محلہ میں چوراہوں اور نمایاں مقام پر ایک ماہ کے لئے دینی تعلیمی بیداری مہم کے سلسلے میں بینرس لگائیں۔

(۲) سلوگن اور ہینڈ بلس تیار کرکے تقسیم کریں۔

(۳) دینی تعلیمی بورڈ کی ضلع وتعلقہ کی موجودہ کمیٹیوں کو متحرک کریں۔

(۴) اگر موجود نہ ہوں تو جلد از جلد جدید کمیٹیاں قائم کرنے کی فکر کریں۔

(۵) تیس روزہ مہم کے دوران یومیہ ہونے والے سبھی کاموں کا مکمل لائحہ عمل تیار کریں، مکاتب کے سلسلے میں پورے ضلع کا سروے کریں، ہر گاؤں اور محلہ کے مرد وخواتین نیز اسکولوں وکالجس کے طلباء وطالبات میں علماء کرام کے عمومی وخصوصی بیانات کروائے جائیں۔

عامۃ المسلمین سے گذارش ہے کہ اس مہم میں پوری ذمہ داری کے ساتھ حصہ لیں اور مہم کو کامیاب بنانے کی فکر کریں، یہ امت کی بنیادی ضرورت ہے اس بارے میں کوتاہی کرنے پر اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔انہوں نے علماء کرام، ائمہ مساجد اور عامۃ المسلمین سے اپیل کی ہے کہ اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جمعیۃ کے قیام سے قبل کا تاریخی پس منظر (قسط:۱)

جمعیۃ علماء ہند کا باقاعدہ قیام گرچہ ۲۳ یا ۲۴؍نومبر ۱۹۱۹ء کو عمل میں آیا، لیکن اس سرفروش مجاہدین کی جماعت کے ایک باب کا عنوان ہے جس نے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۷۶۲ء) کی قیادت میں استخلاص وطن اور حصول آزادی کی جدوجہد کا آغاز اٹھارویں صدی کے اوائل میں کر دیا تھا، جب کہ یوروپی سامراج کی تباہ کاریوں کے سیاہ بادل منڈلانے شروع ہوئے تھے اور سلطنت مغلیہ زوال پذیر ہو رہی تھی، بربادیٔ نشیمن کا غم آپ کے حساس قلب کو پریشان کیے ہوئے تھا کہ ۱۷۳۱ء میں مکہ معظّمہ میں آپ نے ضمیر کی یہ آواز سنی کہ ملک وملت کی فلاح صرف اسی صورت میں ہے کہ دور حاضر کے تمام نظاموں کی دھجیاں بکھیر دی جائیں اور ایک ہمہ گیر انقلاب برپا کیا جائے۔ جب آپ اس مقدس سفر سے واپس ہوئے تو آپ کا نصب العین "**فک کل نظام**" قرار پایا، یعنی سیاسی وسماجی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں ہمہ گیر انقلاب، ہمہ گیر انقلاب کے بنیادی اصولوں میں تھا کہ "دولت کی اصل بنیاد محنت ہے" "دولت کے اصل مستحق وہ لوگ ہیں جو ملک وقوم کے لیے دماغی یا جسمانی کام کریں۔ سربراہ قوم کی حیثیت کسی وقف کے متولی سے زائد نہیں" روٹی، کپڑا اور مکان ہر انسان کا پیدائشی حق ہے، اسی طرح جان ومال عزت وناموس کی حفاظت حق ملکیت میں آزادی حقوق شہریت میں یکسانیت ہر باشندۂ ملک کا بنیادی حق ہے۔ زبان وتہذیب کا زندہ رکھنا بھی ہر ایک فرقہ کا بنیادی حق ہے۔ فرانس، امریکہ اور روس کے انقلابات کے ظہور پذیر ہونے سے پہلے ہندستان کے اس عظیم سپوت نے یہ انقلابی نظریات پیش کیے، مگر افسوس کہ شاطران یورپ کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے غبار میں ابھی تک پوشیدہ ہیں۔

یہ انقلابی تحریک شاہ عبدالعزیزؒ (م ۱۸۲۴ء) سید احمد شہیدؒ (م ۱۸۳۱ء) شاہ محمد اسحاق (م ۱۸۴۶ء) سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ (م ۱۸۹۹ء) حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (م ۱۸۷۹ء) قطب عالم مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (م ۱۹۰۵ء) شیخ الہند مولا محمود حسن دیوبندیؒ (م ۱۹۲۰ء) مفتی اعظم مولانا کفایت اللہؒ (م ۱۹۵۲ء) شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ (م ۱۹۵۷ء) امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ (م ۱۹۵۸ء) مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ (م ۱۹۶۲ء) کی سیادت وقیادت میں چلتی رہی اور یہ انقلابی قافلہ رواں دواں رہا۔ یہاں تک کہ ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کو حریت کا علم ہندستانیوں کے ہاتھ میں آیا۔

علمبرداران حریت ہند کی، اگر کوئی تاریخ، تعصب اور جانبداری سے پاک کر کے مرتب کی جائے گی تو اس میں سب سے پہلے انھیں علماء ملت کے نام ہوں گے، جنھوں نے ۱۸۳۱ء تا ۱۹۱۵ء صرف پچاسی سال کی قلیل مدت میں جہاد بالسیف کے ذریعہ آزادیٔ وطن کی خاطر چار مرتبہ منظم جدوجہد کی اور پھر ۱۹۱۹ء میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ (م ۱۹۲۰ء) کی ہدایت کے بموجب عدم تشدد، مقاومت بالصبر اور ہندو مسلم اشتراک وتعاون کے ذریعہ "حصول آزادیٔ وطن کی جدوجہد" کا راستہ اختیار کیا گیا اور اس کے لیے "جمعیۃ علماء ہند" کا پلیٹ فارم قائم کیا گیا۔ ذیل میں اسی سرفروش وجانباز جماعت مجاہدین کے کارناموں کی چند جھلکیاں پیش کی جا رہی ہیں، جس سے اس کی قربانیوں کا اندازہ لگانا دشوار نہ ہوگا۔

۴؍مئی ۱۷۹۹ء کو ملک وملت کی بقاء اور آزادی کی خاطر انگریزی سامراج سے مقابلہ کرتے ہوئے "سرنگا پٹنم" کے میدان کارزار میں سلطان ٹیپو شہیدؒ نے جام شہادت نوش کیا، آپ کے خون شہادت میں لتھڑے جنازہ کو دیکھ کر انگریز فاتح لارڈ ہارس نے انتہائی فخر ومسرت کے ساتھ اعلان کیا کہ "آج ہندستان ہمارا ہے" لارڈ ہارس کے اس اعلان نے علماء کو چونکا دیا اور سلطان ٹیپوؒ کی یہ شہادت علماء کے لئے مثال بن گئی۔

۱۸۰۳ء میں دہلی کے تخت وتاج کو کمزور کر کے سامراجی طاقت نے سازشیں کر کے "ایسٹ انڈیا کمپنی" کی حکومت قائم کر دی اور اعلان کر دیا "خلق خدا کی، ملک بادشاہ سلامت کا، حکم کمپنی بہادر کا" اور

تحریک شیخ الہند اور ریشمی رومال

۱۹۰۹ء میں تحریک حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کا ظہور "جمعیۃ الانصار" کی شکل میں ہوا جس کے پہلے ناظم امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ منتخب ہوئے، اس کا پہلا اجلاس "موتمر الانصار" ۱۹۱۱ء میں مراد آباد میں زیر صدارت مولانا احمد حسن امروہویؒ ہوا۔ یہ اسی عظیم تحریک کی کڑی تھی جس نے انگریزوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا منصوبہ بنایا تھا، جو تیس سال سے خفیہ مصروف عمل تھی۔

۱۹۱۳ء میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ (م ۱۹۲۰ء) نے مولانا عبید اللہ سندھیؒ (م ۱۹۴۴ء) کو دیوبند سے دہلی منتقل فرمایا اور "نظارۃ المعارف القرآنیہ" قائم فرما کر اس کا ذمہ دار بنایا اس ادارہ کا دفتر مسجد فتحپوری میں تھا، جس میں انقلابی لوگوں کو تعلیمات قرآنی سے روشناس کرایا جاتا تھا۔

۱۹۱۵ء میں شیخ الہندؒ نے مسلسل چالیس سالہ خفیہ تیاری کے بعد برطانیہ عظمیٰ کے تخت کو تاراج کرنے اور سامراجی قوت کو صفحۂ گیتی سے نیست ونابود کر دینے کا پروگرام بنایا، جس میں اندرون ملک بغاوت اور بیرون ملک سے حملوں کا منصوبہ تھا، اس کے لئے ۱۹؍فروری ۱۹۱۷ء کی تاریخ بھی طے کر دی گئی، محاذ جنگ کی تیاری کے لیے ایک طرف مولانا عبید اللہ سندھیؒ کو کابل بھیجا جو ۱۵؍اکتوبر ۱۹۱۵ء کو کابل پہنچے اور وہاں یکم دسمبر ۱۹۱۵ء کو آزاد حکومت ہند قائم فرمائی، جس کے صدر راجہ مہندر پرتاپ بنائے گئے اور پھر اس حکومت موقتہ کی طرف سے ترکی، روس اور جاپان وفود بھیجے گئے۔

دوسری طرف خود ۱۸؍ستمبر ۱۹۱۵ء کو حجاز کے لیے روانہ ہوئے اور وہاں آپ نے غالب پاشا اور انور پاشا سے معاہدات کیے، مگر نیرنگیٔ تقدیر کہ تحریک کا راز فاش ہو گیا اور تحریک کے ۲۲۳؍ ذمہ داران کو ملک کے طول وعرض سے گرفتار کر لیا گیا۔ سازش وبغاوت کے مقدمات دائر کیے گئے، حضرت شیخ الہندؒ اور ان کے رفقاء شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ (م ۱۹۵۷ء) مولانا عزیر گل (م ۱۹۸۸ء) حکیم نصرت حسین (م ۱۹۱۸ء) مولانا وحید احمد فیض آبادیؒ کو حجاز سے گرفتار کر کے مالٹا کے زندان خانہ میں ڈال دیا گیا، جہاں سے ۱۹۲۰ء میں رہائی عمل میں آئی۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ (م ۱۹۵۸ء) کو رانچی میں نظر بند کر دیا گیا، جب کہ مولانا عبید اللہ سندھیؒ (م ۱۹۴۴ء) اور مولانا محمد میاں انصاریؒ وغیرہ کو سالہا سال جلاوطنی کی زندگی گزارنی پڑی۔ یہ وہ عظیم تحریک تھی جو تاریخ میں "ریشمی رومال تحریک" کے نام سے معروف ومشہور ہے، جس میں ملک کے تمام نامور سیاسی لیڈر شریک تھے۔

یہ بات زبان زد ہوگئی کہ ”حکومت شاہ عالم از دہلی تا پالم“۔

اس اعلان کے بعد امام حریت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (م ۱۸۲۴ء) نے جہاد حریت کا فتویٰ دیا اور فرمایا کہ آج ہمارا ملک غلام ہوگیا ہے اور غلامی کو مٹانا اور حصول آزادی کے لیے جدوجہد کرنا ہمارا فریضہ ہے۔

اس فریضہ کو عملی جامہ پہنانے کا بیڑا علماء کی اس جماعت نے اٹھایا جس کی قیادت سید احمد شہیدؒ (م ۱۸۳۱ء) کررہے تھے جس نے ۱۸۱۸ء میں امیر علی خاں اور جسونت راؤ ہلکر کی فوج میں شامل ہوکر جدوجہد کا آغاز کی۔

۱۸۱۸ء میں سید احمد شہیدؒ (م ۱۸۳۱ء) نے ملک کے طول وعرض کا دورہ شروع کیا اور چند سالوں کے اندر ملک میں ہر طرف آزادی کی آگ لگا دی پھر ۱۸۲۴ء میں سرحد کے اطراف میں مورچہ لگا کر چھ سال تک پوری جوانمردی کے ساتھ انگریزوں اور ان کے ہمنواؤں سے ٹکر لیتے رہے۔

۱۰ر جنوری ۱۸۲۷ء کو سرحد میں آزاد عارضی حکومت قائم کرلی گئی جس کے سربراہ سید احمد شہیدؒ (م ۱۸۳۱ء) منتخب ہوئے۔

۷ر مئی ۱۸۳۱ء کو بالا کوٹ کے معرکۂ کارزار میں مولانا سید احمد شہیدؒ اور مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ دہلوی وغیرہما نے شہادت کا رتبہ بلند حاصل کیا۔ تاریخ حریت کے اس المناک اور وحشتناک واقعہ کے بعد بھی یہ قافلۂ حریت صحرائے آزادی میں بھی بادیہ پیما رہا، ایک طرف اس جماعت کا ایک گروہ ”علماء صادق پور“ ۱۸۴۵ء تا ۱۸۷۱ء سرحدی علاقوں میں سربکف رہا، جس کے جذبۂ ایثار وقربانی نے پورے ملک میں بغاوت کی ایک لہر پیدا کردی۔

۱۸۵۷ء میں دہلی کے ۳۴ علماء نے جہاد کا فتویٰ دے کر معرکۂ کارزار گرم کیا، ہر طرف بغاوت کا سیلاب پھوٹ پڑا سید الطائفہ حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کی قیادت میں اکابر علماء حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حافظ ضامن شہیدؒ وغیرہم نے شاملی کے میدان کارزار میں مردانہ وار مقابلہ کیا۔

جہاد آزادی ۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد ارباب اقتدار کی نگاہوں میں سب سے زیادہ معتوب علماء کی جماعت تھی حتیٰ کہ مولویت بغاوت کے ہم معنیٰ قرار دے دی گئی تھی، ہر وہ شخص مشتبہ بلکہ مجرم سمجھا جاتا تھا جو مولویانہ وضع رکھتا تھا، ایسٹ انڈیا کمپنی کی جانب سے یہ حکم صادر کردیا گیا تھا کہ جہاں داڑھی اور لمبے کرتے والا ملے اس کو تختۂ دار پر چڑھا دیا جائے۔ چنانچہ پورے ملک میں دو ہفتہ تک اس طرح کے لوگوں کے قتل اور پھانسی کا سلسلہ جاری رہا، تقریباً ۲ر لاکھ مسلمان شہید ہوئے جن میں ساڑھے اکاون ہزار حضرات علماء تھے ایڈورڈ ٹائمس کی شہادت ہے کہ صرف دہلی میں پانچ سو علماء کو تختۂ دار پر لٹکایا گیا۔ اس ظلم وتشدد کے باوجود علماء کا جذبۂ حریت فنا نہیں ہوا کسی نہ کسی طرح جہاد آزادی کا سلسلہ جاری رکھا۔

۱۸۶۴ء سے لے کر ۱۸۷۱ء تک پٹنہ، انبالہ، راج محل اور مالدہ میں سازش وبغاوت کے پانچ بڑے سنگین کیس چلائے گئے، جن میں ۱۹ر ملزم تھے اکثر وبیشتر علماء تھے، ان مقدمات میں بلا استثناء سبھی کو یا تو پھانسی کی سزا دی گئی یا حبس دوام بعبور دریائے شور کی۔

۳۰ر مئی ۱۸۶۶ء کو مجاہدین ۱۸۵۷ء نے دیوبند میں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی، جس کے بانی حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ و حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ تھے اور جس نے اپنی کوکھ سے ہزارہا مجاہدین حریت کو جنم دیا جو آج ایک عظیم الشان اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے نام سے معروف ومشہور ہے۔

۱۸۷۸ء میں اسی دارالعلوم دیوبند کے فرزند ارجمند شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے اپنے استاذ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی ایماء پر ”ثمرۃ التربیت“ کے نام سے چندہ دہندگان مدرسہ کی ایک انجمن قائم کی جس کا حقیقی مقصد انقلاب حریت کے لئے رجال کار کی تیاری تھی۔ جو مشہور تحریک ریشمی رومال کی پہلی کڑی تھی، اس انجمن کے ابتدائی بنیادی ارکان ۱۹ر تھے جو سب کے سب حجۃ الاسلام مولانا نانوتویؒ کے شاگرد تھے۔

۱۸۸۵ء میں آئینی انقلاب کے لئے انڈین نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا۔ تین سال بعد ۱۸۸۸ء میں تین سو سے زائد علماء نے حصول آزادی کے لئے اس کانگریس میں شامل ہونے کا فتویٰ دیا جو ”نصرۃ الابرار“ کے نام سے بارہا چھپتا رہا۔

■❑■

جمعیۃ علماء ہند کا قیام

نومبر ۱۹۱۹ء میں خلافت کانفرنس کے موقع پر انقلابی علماء نے ”جمعیۃ علماء ہند“ کے نام سے باضابطہ دستوری جماعت کی تشکیل کی، جس کے پہلے عارضی صدر مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہؒ (م۱۹۵۲ء) منتخب ہوئے۔ جنگ عظیم کے بعد ۱۹۱۹ء میں یعنی جبکہ ہندوستان کی تمام حریت پسند جماعتیں ”ریگولیشن“ اور پرتشدد انقلاب کے تیر وکمان کو توڑ کر صرف مقاومت بالصبر یا عدم تشدد اور اہنسا کے اصول ہی کو آخری چارہ تسلیم کرچکی تھیں اور یہ طے کرچکی تھیں کہ باہمی اشتراک و تعاون کے بغیر عدم تشدد کے اصول پر کامیابی نہیں مل سکتی۔ علمائے ملت کی اسی دور اندیش جماعت نے مقاومت بالصبر اور مشترک جدوجہد کے اصول کو تسلیم کرنے اور کانگریس میں شریک ہونے کے ساتھ ایک ایسی جماعت کا وجود ضروری سمجھا جس کا نصب العین شرعیات کا تحفظ ہو اور جو مشترک جماعت کے لائحۂ عمل اور تجاویز پر مذہبی روشنی میں غور وخوض کر کے مذہبی اصول اور احکام کے بموجب مسلمانوں کی رہنمائی کرتی رہے۔

JAMIAT ULAMA-I-HIND

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

+91 9868990544
+91 11 23317729

Jamiat Ulama-i-Hind
1-BAHADUR SHAH ZAFAR MARG, NEW DELHI- 110 002
E-mail : info@jamiat.org.in • URL : www.jamiat.org.in

جمعیۃ علماء الہند

۲۵ر جمادی الثانی ۱۴۴۶
27 Dec. 2024

JUH/2024

سرکلر مجریہ ۲۵ر جمادی الثانی ۱۴۴۶
۲۷ر دسمبر ۲۰۲۴ء

بابت ممبر سازی ٹرم ۲۴۔۲۰۲۷
جمعیۃ علماء ہند

ریاستی وضلعی صدور ونظماء کی خدمت میں

محترم المقام! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

جمعیۃ علماء ہند مسلمانوں کی واحد تنظیم ہے جس کی دینی وملی اور عوامی خدمات کا تذکرہ کیے بغیر ملت اسلامیہ ہند اور اس ملک کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔ آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد ہر دور میں جمعیۃ علماء ہند نے مسلمانوں کے لئے سرفروشانہ خدمات انجام دی ہیں، ہر نازک موڑ پر ملک وملت کی رہنمائی کی ہے اور مسلمانوں کی ملی شناخت کے تحفظ کے لیے ارباب اقتدار سے لوہا لیا ہے۔ ملک کی اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو مساوات اور برابری کے آئینی حقوق حاصل کے لیے جو کلیدی کردار ادا کیا ہے وہ ملی تشخص کے لئے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج بھی مساجد، مدارس اور شہری حقوق کے لیے سپریم کورٹ میں سینہ سپر ہے اور ایک پاسبان کی حیثیت سے بیدار اور پر جوش ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر جماعت اپنے ارکان کی تعداد کی زیادتی، ان کے فکر وعمل کی پختگی اور جدوجہد کی اسپرٹ سے مضبوط ہوتی ہے۔ کسی بھی جماعت کا وجود واستحکام اس کی ذیلی تنظیموں اور اکائیوں کے وجود واستحکام پر منحصر ہوتا ہے، ذیلی تنظیمیں اور اکائیاں جتنی موثر وفعال ہوں گی، تنظیم اتنا ہی موثر اور فعال رول ادا کرسکتی ہے، ذیلی تنظیموں اور اکائیوں کو اپنی اہمیت کا احساس کرنا چاہیے، ذیلی تنظیمیں اور اکائیاں تنظیم کی روح اور جان ہیں، جمعیۃ علماء ہند اپنی ذیلی تنظیموں اور اکائیوں کو موثر اور فعال بنانے کے لئے ہر ٹرم کے اختتام پر ممبر سازی مہم چلاتی ہے، جدید ممبر سازی کی آخری تاریخ مجلس عاملہ نے از ۲۷ر دسمبر ۲۰۲۴ء تا یکم اپریل ۲۰۲۵ء متعین کردی ہے، تین ماہ کا موقع ہے، اس میں سردھڑ کی بازی لگا کر ایک ایک مسلمان مرد وعورت کو جمعیۃ علماء ہند کا بنیادی ممبر بنائیں، جتنی طاقت وقوت آپ اس کام میں صرف کریں گے، آپ کی تنظیم جمعیۃ علماء ہند اتنی ہی طاقتور اور مضبوط بن کر ابھرے گی اور ملک وملت کی خدمات انجام دینے میں آسانیاں ہوں گی، انشاء اللہ۔

آنجناب سے گزارش ہے کہ اپنے صوبہ وضلع میں ممبر سازی مہم شروع کردیں، مقامی جمعیتوں پر پوری توجہ دیں، جمعیۃ کے کارکنوں اور بہی خواہوں کا بھرپور تعاون حاصل کریں، ہر ضلع میں سہ رکنی یا پنج رکنی انتخابی کمیٹی تشکیل فرمائیں، جو ممبر سازی وانتخابی امور کی ذمہ دار ونگراں ہو، صوبہ کے مختلف علاقوں کے ذمہ داران پر مشتمل ریاستی انتخابی کمیٹی تشکیل فرمائیں، جس کے ممبران اپنے اپنے علاقہ میں ممبر سازی مہم اور انتخاب کی نگرانی کریں۔

ہمیں امید ہے حالات کے تقاضے اور ممبر سازی کی اہمیت کے پیش نظر زیادہ جوش وخروش اور ملی حمیت کے ساتھ ممبر سازی مہم کو کامیاب بنائیں گے۔

والسلام

حکیم الدین قاسمی

محمد حکیم الدین قاسمی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

© 23311455
23317729

Jamiat Ulama-i-Hind
1-BAHADUR SHAH ZAFAR MARG, NEW DELHI- 110 002
E-mail : info@jamiat.org.in • URL : www.jamiat.org.in

جمعیۃ علماء الہند

JUH/2024

۲۵ر جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ

Dec. 27, 2024

سرکلر مجریہ ۲۵ر جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ
۲۷ر دسمبر ۲۰۲۴ء

ریاستی، ضلعی صدور و نظماء اعلیٰ کے نام

بابت ممبر سازی ٹرم ۲۷-۲۰۲۴ء
جمعیۃ علماء ہند

محترم المقام! زید مجدکم السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

آنمحترم کے علم میں ہے کہ مجلس عاملہ نے ممبر سازی کی تاریخ ۲۷ر دسمبر ۲۰۲۴ء تا یکم اپریل ۲۰۲۵ء متعین کر دی ہے۔ جمعیۃ علماء کو طاقتور اور مضبوط بنانے کے لئے ممبر سازی کلیدی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ کوئی جماعت اسی وقت مؤثر اور فعال ہو سکتی ہے، جب اس کا تنظیمی ڈھانچہ مضبوط ہو، ذیلی یونٹ اور اکائیوں کے بغیر کسی جماعت کی تشکیل نہیں ہو سکتی، اسی لئے جمعیۃ علماء ہند ہر ٹرم کے اختتام پر ممبر سازی مہم چلاتی ہے، یہ ممبر سازی مہم دراصل مسلمانوں کے ہر ہر گھر اور فرد تک جمعیۃ علماء کی آواز اور پیغام کو پہونچانے کا سنہرا موقعہ ہے۔ نیز ہر خاص و عام کو جمعیۃ علماء کے نزدیک لانے کا بہترین ذریعہ ہے، ممبر سازی کی اس مہم کو ہمہ گیر اور کامیاب بنانا جماعت کے تمام کارکنان و بہی خواہوں کا بنیادی فریضہ ہے، امید ہے کہ آپ پورے جوش و خروش اور ملی حمیت کے ساتھ اس مہم میں شریک ہو کر جماعتی نظام اور تنظیمی ڈھانچہ کو مضبوط بنانے میں بہتر کردار ادا کریں گے۔

ممبر سازی کے سلسلے میں درج ذیل امور کا خاص خیال رکھا جائے:

(۱) ممبر سازی کے لئے ہر صوبہ کو کم از کم چار زون میں تقسیم کیا جائے۔ ہر زون میں ممبر سازی کی نگرانی کے لئے ایک کنوینر منتخب کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء ہند کی ممبر سازی حقیقی اور با ضابطہ ہونی چاہیے۔

(۳) فرضی ممبر سازی قابل قبول نہیں ہوگی۔

(۴) جمعیۃ علماء ہند کی ویب سائٹ (www.jamiat.org.in) اور موبائل ایپ پر آن لائن ممبر سازی کا بھی اہتمام ہے۔

(۵) دستور کی دفعہ ۱۱ (الف) کے بموجب ممبر بننے والے شخص کا فارم ممبری پر دستخط بھی ہونا چاہیے۔

(۶) جمعیۃ علماء کی رکنیت کا امیدوار وہی ہو سکتا ہے جو مقرر کردہ تاریخ کے اندر جمعیۃ علماء کا ممبر بن چکا ہو۔

(۷) ہر وہ مسلمان، مرد و عورت، جمعیۃ علماء کا ممبر بن سکتا ہے جو شرعاً عاقل و بالغ ہو اور جس کو جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد سے پوری طرح اتفاق ہو۔

(۸) ایکٹیو ممبر بننے کے لئے ۱۰۰ ر ممبر آن لائن یا آف لائن بنانا لازمی ہے۔ ایکٹیو ممبر کی فیس ۳۰۰ ر روپے سالانہ آن لائن جمع کرنا لازمی ہوگا۔

والسلام

محمود اسعد مدنی
صدر جمعیۃ علماء ہند

محمد حکیم الدین قاسمی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

1, Bahadur Shah Zafar Marg, New Delhi-110002 | https://www.jamiat.org.in